

عُنْصُرُ الْمَعَالِي كِيكَاؤُس

امیر عنصُر المعالی کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس ۴۱۲ ہجری بمطابق ۱۰۲۶ء میں ایران کے مشہور زیاری خاندان میں پیدا ہوئے۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں گرگان، گیلان اور طبرستان کے علاقوں میں اس خاندان کی حکومت تھی۔ عنصُر المعالی نے مروجہ علم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ ۴۷۵ء میں انھوں نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کی تربیت کے لیے ”نصیحت نامہ“ کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کو عرف عام میں ”قابوس نامہ“ کہا جاتا ہے۔ عنصُر المعالی کا سال وفات معلوم نہیں، البتہ یہ طے ہے کہ وہ ۴۷۵ء تک ضرور زندہ تھے۔

یہ کتاب ایک دیباچے اور چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں راہنما اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں اپنی زندگی کے رنگارنگ تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ اُن کا لب و لہجہ اتنا پر خلوص، سادہ اور درد مندانه ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

قابوس نامہ پانچویں صدی ہجری کی فارسی نثر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا اسلوب نگارش سادہ، سلیس، اور دلچسپ ہے۔ اہم حکایات اور اپنی زندگی کے مختلف واقعات کی مدد سے مصنف نے خودی، خود داری، قناعت، حُسنِ اخلاقی اور دیانتداری کا درس دیا ہے۔ ”قابوس نامہ“ میں اپنے عہد کی ثقافت کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔



پند های قابوس نامه

بدان ای پسر که مردم بی هُتر دَائم بی سود بود، چون مُغیلان که تن دارد و سایه ندارد، نه خود را سُود کنند و نه غیر را. بدان که از همه هُتر ها بهترین، سخن گفتن است. جهد کن تا سخن برجای گویی. سخن ناپرسیده مگویی و از گفتار خیره پر هیز کن، چون باز پُرسند، جز راست مگویی. و تا نخواهند، کس را نصیحت مگویی و پند مده. از یار بد اندیش و بد آموز بگریز. تا بتوانی، نیکی از کس دریغ مدار که نیکی یک روز بر دهد. به فضل و هُتر خویش غره مپاش و پندار که تو همه چیزی بدانستی.

بدان ای پسر که مرد مان تازنده باشند، ناگزیر باشند از دوستان. دوست نیک، گنجی بزرگ است. چون دوست نوگیری، پشت با دوستان کهن مکن. هر که از دوستان نیندیشد، دوستان نیز از او نیندیشند. با مرد مان دوستی میانیه دار. بر دوستان به امید، دل مَبند که من دوستان بسیار دارم. دوست خاصه خویش، خود باش. دوستی که بی جرم، دل از تو بردارد، به باز آوردن او مشغول مَباش. و نیز از دوستی طامع دور باش که دوستی او باتو، به طمع باشد نه به حقیقت.

بدان ای پسر که من پیر شدم و ضعیفی و بی نیرویی بر من چیره شد. من نام خویش را در دایره گزشتگان یافتم. اگر تو از گفتار من بهره نیکی نجویی، جویندگان دیگر باشند که شنودن و کار بستن نیکی غنیمت دارند. اگر چه سرشت روزگار بر آن است که هیچ پسر، پند پدر خویش را کار بند نباشد، چه آتشی در دل جوانان است، از روی غفلت، دانش خویش برتر از دانش پیران بینند. اگر چه این سخن مرا معلوم بود. مهربردی مرا نگذاشت که خاموش باشم.

فرہنگ

مُغیلان	:	خاردار جھاڑی۔
سُود	:	فائدہ۔
برجای	:	اپنے مقام پر، مناسب، صحیح
خیرہ	:	فضول، بیہودہ
بداندیش	:	(اندیشیدن: سوچنا..... اندیشد مضارع اندیش: امر..... بد+اندیش) برا سوچنے والا -
بد آموز	:	آموختن: سیکھنا/ سکھانا، آموزد مضارع آموز: امر، بد + آموز -
غَرہ	:	مغرور
ناگزیر	:	جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔
میانہ	:	مُعتدل، متوازن۔
بی نیروبی	:	بے طاقتی، کمزوری
چیرہ	:	غالب۔
گزشتگان	:	(گذشتہ کی جمع) گزرے ہوئے لوگ، مرحومین۔
بہرہ نیکی نجوبی	:	(بہرہ جُستن: حصہ لینا، فائدہ اُٹھانا) تو صحیح فائدہ نہ اُٹھائے۔
جُویندِ گان	:	(جُستن: ڈھونڈنا۔ جوید مضارع۔ جوی امر، جوی + ندہ: ڈھونڈنے والا) جویندہ کی جمع، ڈھونڈنے والے لوگ -
سرشت	:	فطرت، روش، معمول۔

تمرین

- ۱۔ بہترین ہنرہا چسپیت؟
- ۲۔ دوست نیک چہ اہمیتی دارد؟
- ۳۔ چرا باید از دوست طامع دُور باشیم؟
- ۴۔ چرا نویسندہ نام خویش را در دایرہ گزشتگان می یابد؟
- ۵۔ چرا جوانان، دانش خویش را بر ترمی دانند؟
- ۶۔ سبق میں استعمال ہونے والے افعال امر ونہی الگ الگ لکھیے۔
- ۷۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:
- پسر۔ سخن۔ مردمان۔ دوستان۔ پیر۔ گذشتگان۔ جُویند گان۔
- ۸۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھیے: دارد۔ پُرسند۔ مپندار۔ مَبند۔ یافتم